Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۳۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

نمبر ۲۳۷	۲۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۹۴ھ ، ۱۵ اخاء ۱۳۵۳ہش ، ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء	جلد ۶۳/۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵۔ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵۔ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ٹانگوں میں کمزوری کے باعث گزشتہ دنوں تین دفعہ گریں اور چوٹیں آئیں۔ تیسری مرتبہ گرنے سے گھٹنے پر سخت چوٹ آئی ہے اور درد کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور بالخصوص ٹانگوں میں کمزوری دور ہونے کے لئے التزام سے دعائیں کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سیّد و مولیٰ نبیّنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کامل فتح اور کامل غلبہ عطا فرمایا

آپؐ ہر میدان میں مظفّر و منصور ہوئے اور آپؐ کے دشمن آپؐ پر کبھی قابو اور غلبہ نہ پا سکے

(۱) "ہمارے سیّد و مولیٰ نبیّنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکّہ میں ظاہر ہوئے تھے اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی یقیناً سمجھو کہ یہی راست بازی اور صدق اور پاک ظنّی اور سچائی تھی۔" (رازِ حقیقت صفحہ ۳، ۴)

(۲) "آپؐ ہر میدان میں مظفّر و منصور ہوئے آپؐ کے دشمن آپؐ پر کبھی قابو اور غلبہ نہ پا سکے اور آپؐ کے سامنے ہی ہلاک ہوئے۔ آپؐ کو بھیجا ایسے وقت میں گیا جب کہ زمانہ آپؐ کی ضرورت کو خود ثابت کرتا تھا اور اُٹھائے ایسے وقت میں گئے جب کہ کامل اصلاح ہو چکی اور آپؐ اپنے فرضِ منصبی کو پوری کامیابی کے ساتھ ادا کر چکے اور اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ کی آواز آپؐ نے سن لی۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

(۳) "انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جب وہ خدا کا مقرب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اُترتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کے لئے قریش نے کس قدر زور لگایا۔ وہ ایک قوم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنِ تنہا مگر دیکھو کون کامیاب ہوا اور کون نامراد رہے۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

جنابِ الٰہی میں محبوب بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء میں فرمایا:-

"جنابِ الٰہی میں محبوب بننے کے لئے اتباعِ رسول کی سخت ضرورت ہے۔ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ ساری دنیا کو قربان کر دو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیسی قربانی کی اور آخر اسی قربانی کے وسیلے سے وہ اس وجاہت پر پہنچا کہ خدا کے محبوبوں میں ایک ممتاز محبوب نظر آیا۔

جو قربانی کرتا ہے اللہ اس پر خاص فضل کرتا ہے۔ اللہ اس کا ولی بن جاتا ہے۔ پھر اسے محبت کا مظہر بناتا ہے پھر اللہ اسے عبودیت بخشتا ہے یہ وہ مقام ہے جس میں لامحدود ترقیاں ہو سکتی ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی کہا گیا اَسۡلِمۡ تو انہوں نے کہا اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔"

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۳۲، ۳۳)

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے جو دن مقرر تھے ان میں آئندہ کے لئے تبدیلی کر دی گئی ہے۔ آئندہ ہفتہ سے ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن ملاقات ہوا کرے گی بقیہ ایام میں ملاقات نہیں ہو گی۔ احباب مطلع رہیں اور ملاقات کے دنوں میں جو تبدیلی کی گئی ہے اسے نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۵ ر ماہِ اخاء ۱۳۵۳ ھش

حصولِ استقامت کے ذرائع

ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک ایک مومن استقامت کے وصف سے متصف نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک انسان ایمان لانے کے بعد مستقیم الحال نہ بنے اُس وقت تک یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں شیطان ورغلا کر اسے ایمان سے ہی محروم نہ کردے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو استقامت نام ہے شیطان کے اثر سے بکلّی محفوظ ہونے کا۔ اور انسان شیطان کے اثر سے اس وقت تک کلّی طور پر محفوظ نہیں ہو سکتا جب تک کہ غیر اللہ کی محبت کالعدم ہو کر انسان کے دل پر اللہ تعالیٰ کی محبت پورے طور پر مستولی نہ ہو جائے۔ جب غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے دل پر مستولی ہو جاتی ہے تو پھر شیطان کے بہکائے میں آنے کا امکان یکسر کالعدم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:-

"جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے وہ غیریت کو جلا کر اسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے اور پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶)

پس حصولِ استقامت کے لئے ضروری ہے کہ غیر اللہ کی محبت کالعدم ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے دل پر قبضہ کرلے۔ بالفاظِ دیگر حصولِ استقامت کے لئے محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اور جہاں تک محبتِ الٰہی کا تعلق ہے یہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کی کامل معرفت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس معرفت کے حصول کے بہت سے ذرائع ہیں ان میں سے ایک استغفار ہے اور دوسرا ذریعہ ہے توبہ۔ انسان کا فرض یہ ہے کہ وہ استغفار بہت کرے اور پھر حقیقی توبہ کو اپنا شعار بنائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اُس میں ایسی زبردست روحانی قوت پیدا ہوگی جو غیر اللہ کی محبت کو جلا کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو دل میں جاگزیں کردے گی جس کے زیرِ اثر وہ شیطان کے حملوں سے بکلّی محفوظ ہو کر استقامت کے وصف سے پوری طرح متصف ہو جائے گا اور بڑے سے بڑا ابتلاء بھی اس کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محبّتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہونے کے تعلق میں استغفار اور توبہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ، یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمّت کو عطا فرمائی گئی ہیں، ایک قوّت حاصل کرنے کے واسطے اور دوسری حاصل کردہ قوّت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوّت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر رُوحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۷، ۶۸)

حضور علیہ السلام نے ایک اور جگہ واضح فرمایا ہے کہ استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں رُوح میں قوت اور دل میں استقامت اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ ان کے نتیجہ میں مخفی طور پر دل میں محبتِ الٰہی کا بیج بویا جاتا ہے جو نشو و نما پاکر انسان کو غیر اللہ کی محبت سے یکسر آزاد کر دیتا ہے جس کی وجہ سے انسان صحیح معنوں میں مستقیم الحال بن کر استقامت کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے لگتا ہے۔

محبّتِ الٰہی اور اس کے زیرِ اثر استقامت کے حصول کا تیسرا ذریعہ درود شریف ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ انسان خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ بھی اُس کے جذبۂ محبت کی قدر کرکے انسان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اپنے متبعین پر اس امر کی اہمیت کو بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ واضح فرمایا کہ وہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ محبتِ الٰہی کے زیرِ اثر اپنے اندر استقامت پیدا کرکے صحیح معنوں میں مستقیم الحال نہ بنیں اور استقامت ان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ استغفار اور توبہ پر کاربند ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کو اپنا معمول نہ بنائیں اور اس سے کبھی اور کسی حال میں غافل نہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی غرض کے اُس پہلو کو واضح کرتے ہوئے جو استقامت کا وصف پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہے فرمایا:-

"میں پھر کہتا ہوں کہ اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے دنیا کو محروم نہیں چھوڑا اور ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ ہاں اپنے ہاتھ سے اس نے ایک بندہ کو کھڑا کیا ہے اور وہ وہی ہے جو تم میں بیٹھا ہوا بول رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دُعائیں مانگو، **استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو،** مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو مدّنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۲)

استغفار، توبہ اور درود شریف کے علاوہ حصولِ استقامت کا چوتھا اور نہایت اہم ذریعہ دعا ہے یعنی یہ کہ انسان استغفار اور توبہ کو لازم پکڑنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حصولِ استقامت کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتا رہے۔ ایسی دعا جو استغفار، توبہ اور درود کو لازم پکڑتے ہوئے درد و الحاح سے کی جائے جنابِ الٰہی میں ضرور قبول ہوگی اور انسان کو وہ استقامت نصیب ہوگی کہ جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر لئے ہوئے ہوگی اور جس کی مضبوطی کے آگے پہاڑ بھی ہیچ ہوں گے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے حصولِ استقامت کے ضمن میں دعا کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیئے لیکن یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازے پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اٹھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر گرے اور خالی اٹھے۔ اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اس کے فضل سے ہی ہوں گی۔ ...... ضروری امر یہی ہے کہ انسان دُعاؤں میں لگا رہے۔ زنانہ حالت اور بُزدلی سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیئے، ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو تیار رہنا چاہیئے۔ انسان خدا تعالیٰ کو مقدم کرلے اور گھبرائے نہیں۔ پھر اُمید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطاء فرمائے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

پس احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا ایک بنیادی فرض یہ ہے کہ ہم حصولِ استقامت کے لئے استغفار، توبہ، درود شریف اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ مجاہدہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ بالخصوص ابتلاؤں کے ایّام میں تو ہمارا کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو حصولِ استقامت کی غرض سے استغفار، توبہ، درود شریف کے ورد اور متضرعانہ دُعاؤں سے خالی ہو۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور جلال کے درخشندہ نشان ظاہر کرکے ضرور ہماری دستگیری فرمائے گا اور دنیا پر آشکار کر دکھائے گا کہ وہ اپنے مظلوم بندوں کا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہے اور ان کے لئے عجائب کام دکھلانا اُس کی قدیم سے سُنّت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام

(مکرم انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ)

ہمارے پیارے آقا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر نظر ڈالنے سے اور آپ کی مقدس زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے آپ کے ارفع و اعلیٰ مقام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر بیان فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ نجم کی اس آیت میں فرماتا ہے۔

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خدائے برتر کے وجود میں گم ہو گئے اور آپ کا وجود خدا نما وجود بن گیا۔ آپ مظہر باری تعالیٰ کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے، آپ کا ظہور خدا کا ظہور آپ کا کلام خدا کا کلام اور آپ کا آنا خدا کا آنا قرار دیا گیا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

کئی مقام قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا۔

کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا حق سے مراد اس جگہ اللہ جلشانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں، سو دیکھو اپنے نام میں خدائے تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور فرمانا خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔

(سرمہ چشم آریہ ص۲۲۹ حاشیہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہر صفات باری تعالیٰ ہونے کا ذکر قرآن شریف کے ایک اور مقام پر یوں بیان ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

(سورۃ انفال آیت ۱۸)

اور جب تو نے پتھر پھینکے تھے تو تو نے نہیں پھینکے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکے تھے۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے موقع پر ظہور پذیر ہوا۔ جب دشمنِ اسلام مسلمانوں پر پے در پے حملہ کر رہے تھے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگریزوں کی ایک مٹھی مخالفین کی طرف پھینکی جس کے نتیجہ میں اس قدر زور سے آندھی چلی کہ وہ پتھر اور کنکریاں دشمنوں کے آنکھوں پر جا کر لگتی تھیں۔ اور وہ دیکھنے سے قاصر اور عاجز آجاتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور مخالفین کے حملے کا جواب دیا۔ اس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے پھینکے ہوئے کنکروں کو خدا کے ہاتھ سے پھینکے ہوئے کنکر قرار دیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی۔ اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا اسی معجزہ کی طرف اللہ جلشانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۵)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور مسلمانوں کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنا قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

(سورۃ فتح آیت ۱۱)

یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو اپنا عمل قرار دیا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم بنے۔

"نفس پاک محمدی ظلی اور استعارہ طور پر اس بات کے لائق تھا کہ آسمانی صحیفے اور الہامی تحریریں اس کو مظہر اتم الوہیت قرار دیں۔ اور آئینہ حق نما اس کو ٹھہراویں پھر دوسری آیت قرآن شریف کی جس میں یہی تشبیہ نہایت اصفیٰ و اجلیٰ طور پر دی گئی ہے یہ ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کیا کرتے تھے اور مردوں کے لئے یہی طریق بیعت کا ہے سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بطریق مجاز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو اپنی ذات اقدس ہی قرار دیا ہے۔"

یہ شرف اور یہ اعلیٰ وارفع مرتبہ صرف اور صرف ہمارے آقا سید الانبیاء فخر المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو قرب کا اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا ہے وہاں آپ کو مجسم رحمت و شفقت، نور علیٰ نور اور عالمگیر رسول کا شرف بھی عطا فرمایا ہے۔ اور یہ تمام انبیاء سابقین پر فوقیت ہے آپ کو شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا قرار دیا اور سراجاً منیرًا کا لقب بھی آپ کو عطا فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔

(احزاب ع ۶ ۴۶-۴۷)

یعنی اے نبی ہم نے تم کو اس حالت میں بھیجا ہے کہ تو دنیا کا نگران بھی ہے مومنوں کو خوشخبری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے والا بھی ہے اور کافروں کو ڈرانے والا بھی ہے اور نیز اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت و شان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بہتر جانتی ہے اور مقام محمدیت کا سمجھنا ہر انسان کی عقل کی بس کی بات نہیں ہے ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا وہ وہ انسان کامل کہلایا ...

... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صلّ وسلم و بارک علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

(اتمام الحجہ ص ۲۸)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور آپ کے ارفع و اعلیٰ مقام کو صرف مخالفین نے ہی تسلیم نہیں کیا بلکہ غیر مسلموں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے ذیل دو حوالے پیش ہیں

مسٹر ٹامس کارلائل نے اپنی مشہور کتاب Heroes and Heroship میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت عمدہ اور مفصل طور پر آپ کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا ہے:-
فرماتے ہوئے لکھا ہے:-

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قلب نہایت صاف اور ان کے خیالات و افکار ہوا و ہوس سے بالکل پاک تھے۔ وہ نہایت سرگرم ریفارمر (مصلح) اور اہل اللہ بزرگ تھے۔ آج بھی ان کی صداقت اظہر من الشمس ہے اور اس روشن چشم۔ فراخ حوصلہ کریم النفس۔ معاشرت پسند اور درد سے بھرے دل کے مالک بادیہ نشین کے خیالات جاہ طلبی سے کوسوں دور تھے۔ ان کا شمار ان لوگوں میں تھا جس کا شعار سچائی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا جو کہ فطرتاً پاک اور سچے ہوتے ہیں۔

کونٹ لیو ٹالسٹائی جو کہ روسی فلاسفر ہے انہوں نے آپؐ کے بارہ میں لکھا ہے:-

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک اولوالعزم اور مقدس ریفارمر تھے انہوں نے گمراہوں کو بت پرستی سے روکا اور افعال قبیحہ سے منع کیا۔ اور خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کی تعلیم دی۔ اخوت اور ہمدردی اور مساوات کے سبق سے ان کے دلوں کو پر کر دیا غارت گری اور خون ریزی کو ممنوع قرار دیا۔ اور آپ دنیا میں مصلح اعظم بن کر آئے تھے اور آپ میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو قوت البشری کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ (دی لائٹ آف ریجن)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ایک حوالہ پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدادانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا۔ کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی اُن کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے اُن کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا اور اس قدر اُن کے لئے نشان ظاہر کئے کہ اُن کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی اُمت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ اُن کے صحبت یافتہ [illegible] [illegible] تعجب کی جگہ ہے دیکھنا چاہئے کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے۔ مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں ابھی تک ختم نہیں ہوتیں ہم اس کی زندگی کے آثار پاتے ہیں اس کا دین زندہ ہے اور اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اس سے اور اس کے دین سے اور اس کے محب سے محبت کرتا ہے کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیت شیطان ہے کیونکہ ہر فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵ تا ۱۱۹)

اللہ تعالےٰ ہمیں آپؐ کے ارفع و اعلیٰ مقام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی اسوہ حسنہ کی کامل طور پر اتباع کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العٰلمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

مکرم شیخ خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	-/۱۰	روپے
محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	-/۲۰	״
״ زکیہ خاتون صاحبہ کراچی	-/۲۷	״
״ بیگم صاحبہ ملک سعید احمد صاحب ״	-/۲۰	״
״ امۃ الحی بیگم صاحبہ مرزا محمد حسین صاحب ״	-/۱۰	״
مکرم ناصر احمد خاں شفیع ״	-/۱۱	״
״ اقبال محمود صاحب ״	-/۱۰	״
״ ڈپٹی محمد حسین صاحب ״	-/۲۰	״
محترمہ نواب بیگم صاحبہ ״	-/۱۱	״
مکرم چوہدری بی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ ״	-/۱۰۰	״
امۃ اللطیف طاہر بنت چوہدری محمد طفیل صاحب مرحوم دستگیر کالونی کراچی	-/۵۰	״
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا ربوہ	-/۲۰	״
״ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ״	-/۱۰	״
مکرم چوہدری بشیر احمد خاں صاحب ״	-/۱۰	״
محترمہ امۃ الواسع صاحبہ بنت حکیم عبدالواحد صاحب ״	-/۱۰	״
مکرم عبدالمنان خاں صاحب ״	-/۱۰	״
احمد برادرز - گول بازار ״	-/۱۰۰	״
مکرم ملک عبدالخالق صاحب دارالرحمت غربی ״	-/۱۰	״
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری وزیر محمد صاحب ״	-/۱۵	״
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ״	-/۱۰	״
محترمہ امۃ اللہ حسن صاحبہ دارالبرکات ״	-/۵۰	״
״ فرزانہ صاحبہ ״	-/۱۰	״
مکرم منیر احمد صاحب سیکرٹری مال دارالیمن ״	-/۲۱	״
״ چوہدری بشیر احمد خان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	-/۱۰	״
محترمہ امۃ الغنی صاحبہ بیوہ محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر ربوہ	-/۱۰	״
مجلس نوکوٹ - ضلع تھرپارکر سندھ	-/۱۰	״
مکرم سعید احمد صاحب کریانہ مرچنٹ نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ	-/۲۰	״
״ بریگیڈیئر ممتاز احمد صاحب - راولپنڈی	-/۱۵	״
رشید احمد صاحب جاوید منجانب دادی مرحومہ فیڈرل ایریا کراچی	-/۳۰	״
محترمہ نصیر زبیر صاحبہ - ناظم آباد - کراچی -	-/۱۰۰	״
مکرم ملک نذیر احمد صاحب ״ ״	-/۱۰۰	״
״ سید ناصر احمد صاحب الحمراء ״	-/۱۰	״
״ سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب SITE	-/۱۰	״
״ شیخ مبارک احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	-/۱۰	״
محترمہ نفیسہ عزیز صاحبہ ״ ״	-/۱۰	״
مکرم محمد یامین صاحب صدیقی - بابو بازار - راولپنڈی	-/۱۰	״
محترمہ بشریٰ لطیف صاحبہ - اصغر سکیم	-/۱۰	״
״ بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب فیکٹری ایریا - لائل پور	-/۵۰	״
״ ״ شیخ عبدالسمیع صاحب قمر ״ ״	-/۵۵۰	״
״ ״ جمیل احمد صاحب - پیپلز کالونی ״	-/۲۰	״
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ״	۷۷/۱۳	״
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب ״	-/۱۰	״
مکرم ملک عبدالرحیم صاحب - ״	-/۱۰	״
״ نصیر احمد صاحب	-/۲۰	״
״ چوہدری اقبال احمد صاحب بریگیڈیئر ״	-/۱۰	״

(باقی)

ٹریکٹر برائے فروخت

ضرورت منشی، مالی، ڈرائیور اور بیلدار
(۱) میسی فرگوسن ٹریکٹر × ۳۵ - ۴۴½ ہارس پاور بمعہ کلٹیویٹر - اوور ہالنگ شدہ سیلف سٹارٹ - مالی جو سبزی، باغ کا کام کر سکے - منشی جو نیندارہ کرا سکے - تجربہ کار ٹریکٹر ڈرائیور - صحت مند بیلدار - خواہشمند خود ملیں -
خاکسار فرزند علی دارالرحمت غربی ربوہ

(۵) ھُوَالشَّافِی (۵)

"پرانی اور لا علاج؟" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج
مکرم جناب ارشاد علی خان صاحب نیشنل بنک آف پاکستان پرنسپل آفس لاہور نے لکھا:- "خاکسار کو پرانی بواسیر کا عارضہ تھا - پائیلز کیور (PILES CURE) استعمال کی جس سے موذی تکلیف سے نجات حاصل کی"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں مثلاً جگروں کیلئے ورٹیگو کیور پرانی پیچش کے لئے ڈائی سینٹری کیور وغیرہ
فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز:- ۶۰۲، ۶۰۷

درخواست دعا

میرے ماموں چوہدری سردار خاں صاحب ساکن امرال ضلع سیالکوٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں - نیز اپنے بعض نقصانات کے باعث ان کی طبیعت پر بڑا اثر ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت کے لئے اور انکی ذہنی پریشانی کے دور ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (شمشاد احمد سلہری - شیخوپورہ)

مجالس انصاراللہ کے لئے ضروری اطلاع

مجالس انصاراللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ امسال انصاراللہ کا مرکزی تربیتی اجتماع منعقد نہیں ہو رہا - زعماء کرام انصار کو اس کی اطلاع کروا دیں۔
(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید

اکتوبر ۱۹۷۴ء کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے ... ہے تمام خریداران کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔ اگر پرچے کا چندہ آپکی طرف واجب الادا ہو تو مہربانی کر کے ہم سے تعاون فرمائیں اور چندہ کی تجدید کرالیں۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔
(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید - ربوہ)

بازیافتہ قلم میں نے مورخہ ۲۲ ر اگست کو ڈاکخانہ ربوہ میں ایک دوست سے کارڈ لکھنے کیلئے قلم لیا تھا - کارڈ لکھنے کے بعد قلم والے دوست ڈاکخانہ میں نہیں مل سکے اور خاکسار انکے نام سے واقف نہیں ہے اور نہ ہی شکل پہچان سکتا ہے۔ مذکورہ بالا قلم ...

ربوہ میں عمدہ ملازمت

ربوہ میں پونے چار سو روپیہ ماہوار کی ایک آسامی خالی ہے۔ امیدوار کم از کم بی۔ ایس سی ہو۔ ایم۔ ایس سی فزکس کو ترجیح دیجائیگی۔ کم از کم دو۲ سال ربوہ میں کام کرنا ہوگا۔ فوری طور پر رابطہ کریں۔
معرفت 'الفضل'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• معاشرتی انحطاط کی علامتیں

ہفت روزہ "اخبار خواتین" کراچی اپنے ۱۲ تا ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء کے شمارہ کے اداریتی کالموں میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت رقمطراز ہے:-

"حیدرآباد کے قریب سپر ہائی وے پر دو بسوں کے خوفناک تصادم میں سات قیمتی جانیں تلف ہوگئیں اور دونوں بسوں کے باقی ماندہ مسافر بُری طرح زخمی ہوئے۔ بسوں کے حادثے اب کوئی نئی بات نہیں رہے۔ بہرحال اِس سلسلہ میں احتیاط اور تدبیر جو اختیار کی جانی چاہئیے ایک الگ موضوع ہے لیکن اِس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ سپر ہائی وے کے اِس حادثہ میں مصیبت زدوں کی چارہ سازی کی بجائے سماج دشمن عناصر نے انہیں لوٹنا شروع کر دیا۔

ہمارے معاشرہ میں خودغرضی اور اندھا دھند زراندوزی کے رجحان نے جہاں رشوت، ذخیرہ اندوزی، چوربازاری اور غذاؤں میں بلکہ دواؤں میں بھی ملاوٹ کے رجحان کو فروغ دیا ہے وہاں اخلاقی انحطاط نے اب یہ صورت اختیار کی ہے کہ لوگ لاشوں کی بے حرمتی کرنے اور زخمیوں کی جیب کاٹنے سے بھی باز نہیں رہتے اور عورتوں اور بچوں کو خاک و خوں میں تڑپتا دیکھ کر ان کی مدد کرنے کی بجائے ان کا زادِ راہ سمیٹ کر لے بھاگتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک ایسے ملک میں ہو رہا ہے جو اسلام کے مقدس نام پر قائم ہوا، جہاں کی اکثریت مسلمان ہے، جہاں کا آئین اسلامی ہے اور جہاں کے علماء سے لے کر اربابِ سیاست تک سبھی رہنما اپنے ہر قول و عمل میں اسلام کا حوالہ ضرور دیتے ہیں اور جہاں کوچہ و بازار میں اور رسائل و اخبار میں ہر شخص معلمِ اخلاق بنا ہوا ہے اور اپنے حریف کو اسلام کی تعلیمات کے حوالہ سے زچ کرنے پر مستعد رہتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ قول و فعل کے بھیانک تضاد اور خوفناک منافقت کے عذاب میں مبتلا ہے۔ اِس معاشرے میں سب جذبے، احساس اور اعمال پیسے کی حکمرانی ہے اور خودغرضی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے ایک ایسے معاشرے کی اصلاح محض اسلام کا زبانی وِرد کرتے رہنے سے ممکن نہیں......"

(اخبار خواتین بابت ۱۲ تا ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۳)

• فلور ملز میں بم کا دھماکہ

پشاور ۱۳ اکتوبر۔ آج شام جی ٹی روڈ پر واقع یونیورسل فلور ملز میں ایک ٹائم بم پھٹ گیا جس سے ملز کی عمارت کو معمولی نقصان پہنچا۔ مزید برآں ایک بم ملز کے احاطہ میں صحیح سالم حالت میں پڑا ہوا ملا جسے سکیورٹی سٹاف کے حوالے کر دیا گیا۔

(امروز ۱۴ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• مزدور عورت زندہ جل گئی

لائلپور ۱۳ اکتوبر۔ فیکٹری ایریا کے علاقہ میں ٹاٹا فیکٹری میں اچانک آگ لگ جانے کے باعث ایک عورت حاجن بی بی زندہ جل کر ہلاک ہو گئی۔ وہ اِس فیکٹری میں بطور مزدور کام کرتی تھی۔ ہزاروں روپے کی روئی بھی جل کر راکھ ہو گئی۔

(امروز ۱۴ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۱)

• حادثہ میں ۳۰ افراد زخمی

وزیرآباد ۱۳ اکتوبر۔ آج شام وزیرآباد سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر دھونکل کے قریب ایک ٹرک اور مسافر بس میں تیز رفتاری کے باعث ٹکر ہو گئی۔ نتیجۃً بس کے ڈرائیور اور کنڈکٹر سمیت تیس افراد زخمی ہو گئے۔

(امروز ۱۴ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• ریکارڈ روم اور کمرۂ عدالت تباہ

ایبٹ آباد ۱۳ اکتوبر۔ تحصیل دار ایبٹ آباد کے دفتر میں آج صبح اچانک آگ لگنے سے تحصیل کا ریکارڈ روم اور کمرۂ عدالت جل کر خاکستر ہو گیا اور تحصیل سے ملحقہ تحصیلدار کی رہائش گاہ کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔ فائر بریگیڈ کو آگ پر قابو پانے کے لئے پانچ گھنٹے جدّوجہد کرنا پڑی۔

(امروز ۱۴ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• اسلامی جمعیتِ طلبہ کا ایک رکن

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۳ اکتوبر۔ مقامی پولیس نے اسلامی جمعیت طلبہ کے رکن اعجاز احمد کو جو گورنمنٹ کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا طالب علم ہے دکان کا تالا توڑنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ گزشتہ شب وہ گھر سے نماز تراویح ادا کرنے چلا لیکن مسجد کی بجائے اس نے گھی کی ایک بند دکان کا رخ کیا اور اس کا تالا توڑتا ہوا پکڑا گیا۔

(امروز ۱۴ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۶)

حادثہ میں دو سکوٹر سوار ہلاک

ڈسکہ ۱۳ اکتوبر۔ یہاں سے ڈیڑھ میل دور موضع رنجائی کے قریب تیز رفتار مسافر بس اور سکوٹر کے درمیان تصادم میں سکوٹر پر سوار دو افراد اکبر اور رحمت موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ (مساوات ۱۴ اکتوبر ۷۴ء صفحہ ۶)

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا وِرد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اِن کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اِس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ زکیہ بیگم ۹/۶/۷۴ بروز جمعۃ المبارک قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اِنّا للہ وَاِنّا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک، ملنسار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ نمازِ جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر محترم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے صرف ایک دو سالہ بچی بنام امۃ الحی یادگار چھوڑی ہے۔ اِس سے قبل ہمارے چار بچے بچیاں کمسنی میں وفات پا گئے تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس معصوم بچی کو اپنی صفت "حی" کے طفیل صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور میری اہلیہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

(منور احمد جہلمی کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

جیسا کہ اِس سے قبل بھی احباب نے اخبار میں والد صاحب (محترم قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ) کی تشویشناک بیماری کے متعلق پڑھا ہو گا وہ عرصہ نو ماہ سے مسلسل بیمار ہیں۔ اب پاؤں کی حالت تشویشناک ہونے کی وجہ سے انہیں دوبارہ ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے اور پاؤں کا آپریشن ہونا ہے۔ احباب رمضان المبارک کے آخری ایام میں اپنی خصوصی دعاؤں میں والد صاحب کو بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب رہے اور والد صاحب بفضلِ اللہ تعالیٰ جلد صحتیاب ہوں۔ آمین

(عبداللطیف قریشی ابن عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ سابق وکیل المال تحریک جدید، 134-A نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴